ارکانِ خمسہ کی عارفانہ تشریح

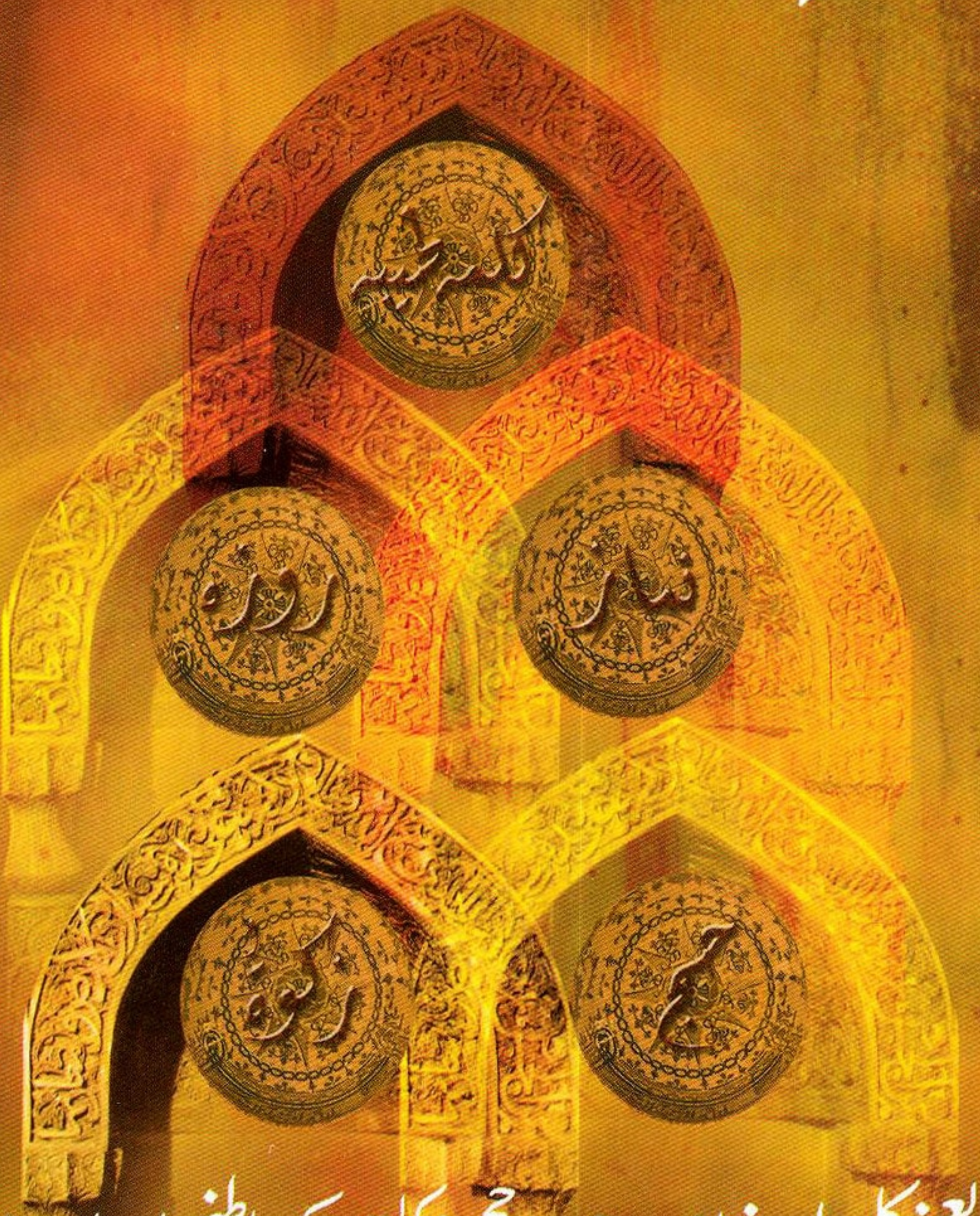

یعنی کلمہ طیبہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کے باطنی اسرار ورموز

صوفیائے کرام کی تعلیمات کی روشنی میں

از

ڈاکٹر میرزا اختیار حسین کیف نیازی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	ارکانِ خمسہ کی عارفانہ تشریح
بار اوّل	۱۹۹۶ء مطابق ۱۴۱۷ھ
بار دوم	۲۰۱۰ء مطابق ۱۴۳۱ھ
تعداد	۵۰۰ (پانچ سو)
کمپوزنگ	احمد گرافکس، کراچی
سرورق	جمیل الدین قریشی
طباعت	ویلکم بک پورٹ، کراچی
ہدیہ	300/-
ای میل	info@agharang.org
ویب سائٹ	www.agharang.org

ملنے کا پتہ

ویلکم بک پورٹ، اردو بازار، کراچی

مکتبہ رضویہ، گاڑی کھاتہ، کراچی

نظامی کتب خانہ، بابا صاحبؒ بازار، پاک پتن، پنجاب

فہرست

پیش لفظ	۵
قطعات	۹
مقدمہ (عبادت وعبدیت)	۱۰
عبادت اور عقیدۂ وحدت الوجود	۲۸
اسرارِ طہارت اور وضو	۴۰
نجاست	۴۰
تطہیر (طہارت)	۴۳
وضو	۴۸
اسرارِ کلمۂ طیّبہ	۵۳
کلمۂ توحید (تمہید)	۵۳
لا الٰہ الا اللہ	۵۴
وحدت الوجود کیا ہے	۶۹
حقیقت عالم	۷۱
محمد الرّسول اللہ	۸۸
حقیقت محمدیؐ	۹۳
مراتب وجود	۱۰۱
اسرارِ نماز (صلوٰۃ)	۱۲۳
تمہید	۱۲۳
معنی	۱۲۴
منزل ومقصد	۱۲۶
ارکان نماز	۱۳۶
نماز کی روحانی تشریح	۱۴۶
خلاصہ	۱۶۲
چند بزرگوں کے ارشادات	۱۶۳
اسرارِ حج	۱۸۰
ابراہیم خلیلؑ اللہ	۱۸۹
قلب	۱۹۲
کعبہ	۱۹۸

طواف	۲۰۴
(ساتوں طواف کے باطنی پہلو)	
سعی	۲۳۵
جمار ثلاثہ اور رمی جمار	۲۳۶
قربانی	۲۳۸
مدینہ منوّرہ کی حاضری	۲۴۲
<u>اسرارِ صوم (روزہ)</u>	۲۴۴
صوم کے اسرار	۲۵۱
صائم کے لئے دو فرحتیں	۲۵۵
خلاصہ	۲۶۶
<u>اسرارِ زکوٰۃ</u>	۲۶۸
چند بزرگوں کے ارشادات	۲۷۰
آداب زکوٰۃ	۲۸۲
خلاصہ	۲۸۵
تالیفات	۲۸۷
(ڈاکٹر میرزا اختیار حسین کیفؔ نیازی)	

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

اس کتاب میں ان مروّجہ عبادات کا تذکرہ کیا گیا ہے جن پر عمل ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے۔ اسی لئے انہیں ''فرض'' کہا گیا ہے۔ فرائض پنجگانہ یعنی پانچ فرائض جن سے ہر مسلمان کا بچہ بچہ واقف ہے یہ ہیں (۱) کلمہ طیبہ (۲) نماز (۳) روزہ (۴) زکوٰۃ (۵) حج۔ یہ عبادات بحث مباحثہ سے بالاتر ہیں۔ ہر مسلمان اس امر پر متفق ہے کہ ان فرائض کی ادائیگی دین کا لازمی حصہ ہے جس کا انکار اسلام سے روگردانی ہے اہل اسلام کا کوئی فرقہ کوئی مسلک، کوئی مشرب اس سے اختلاف نہیں کرسکتا۔ طرز ادائیگی میں مختلف مسالک میں فقہی اختلافات ہوسکتے ہیں اور ہیں لیکن بنیادی طور پر ان کو تسلیم کرنا ناگزیر ہے۔ فرض کا مطلب یہی ہے کہ ان کو مانے بغیر کوئی شخص مسلمان ہونے کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ نہ اس میں کسی حجت یا دلیل و برہان کی ضرورت ہے۔ من وعن تسلیم کرنا ہی بندگی کا تقاضا ہے۔

ان تمام مسائل کو ہر سطح پر اس قدر بیان کیا گیا ہے کہ اس پر مزید قلم اٹھانا لوگوں کے لئے باعثِ حیرت ہوسکتا ہے کہ ایسے کثیر الذکر مسائل پر کوئی تحریر معلومات میں کیا اضافہ کرسکتی ہے۔ اور اس پر خامہ فرسائی اور سمع خراشی سے کیا فائدہ جبکہ انبار در انبار مواد پہلے سے موجود ہے۔

اس سلسلہ میں عرض ہے کہ یہ کوئی فقہی کتاب نہیں ہے، میرا مقصد ان عبادات کے محض باطنی اور داخلی پہلوؤں پر گفتگو ہے۔ اس زاویۂ نگاہ سے بہت کم تحریریں لکھی گئی ہیں۔ یہاں حضرت امام غزالیؒ کی زبان میں قشر اور چھلکوں کو چھوڑ کر مغز تک پہنچنے کی کوشش کی گئی ہے۔ سطحِ آب کے نیچے گہر ہائے آبدار کو تلاش کرنے کی جستجو کی گئی ہے۔ یہ تحریر ہمارے ذہن کی اپج یا ہمارے دماغ کی تخلیق نہیں ہے بلکہ ان علمائے حق سے استفادہ کیا

گیا ہے جو اس بحرِ بے پایاں کے غوّاص ہیں۔

چنانچہ ناظرین کرام ملاحظہ فرمائیں گے کہ ہم نے کسی بھی عبادت کے ظاہری پہلو پر بحث نہیں کی ہے۔ یعنی فرائض وسنن، واجبات ومستحبات، عبادت کے ارکان اور ان کی ادائیگی کے طرز وطریقہ کے متعلق کوئی اشارہ نہیں ہے۔ اسی طرح مکروہات، منکرات، ممنوعات، سیئات پر کوئی گفتگو نہیں ہے۔ مختصر الفاظ میں عبادات کے شرعی اور فقہی پہلوؤں سے یہ عبارت تقریباً خالی ہے۔ یہی عنوانات ہیں جن پر کثیر تعداد میں تحریریں موجود ہیں اور بچوں کو ابتدا ہی میں ان مسائل سے آگاہ کرنا ہر مسلم گھرانہ کا دستور ہے۔ یہاں صرف ان سربستہ رازوں کی پردہ کشائی کی کوشش کی گئی ہے جن کا تعلق ''درونِ خانہ'' اور خلوت سے ہے۔ باطنی اور داخلی مضمرات ہر جگہ پیش نظر ہیں۔

یہاں برسبیل تذکرہ اس امر کا اظہار بے محل نہیں کہ میری کئی کتابیں طبع ہو چکی ہیں جن میں ایک شعری مجموعہ بھی شامل ہے۔ تمام تحریروں میں یہی بات نمایاں ہے کہ کسی بھی مسئلہ کے ظاہری پہلو زیر بحث نہیں آئے ہیں بلکہ باطنی اور روحانی زاویوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

یہاں یہ بھی وضاحت کرتا چلوں کہ باطنی، داخلی روحانی پہلو سے میری مراد تصوف کے اسرار وغوامض ہیں۔ تصوف ہی میرا میدانِ تحریر ہے اور ہر تحریر اسی رنگ میں ہے۔ میری پہلی کتاب ''اسرار اسرا'' معراجِ مبارک کی باریکیوں اور باطنی پہلوؤں پر جب طباعت پذیر ہوئی تو مجھے خوف تھا کہ شاید بعض لوگ ان انکشافات کو گوارا نہ کریں اور مجھے ''قابل دار ورسن'' گردانیں مگر مجھے بہت حیرت ہوئی کہ اس کی پذیرائی غیر معمولی اور غیر متوقع ہوئی (اس کے دو ایڈیشن نکل چکے ہیں)۔ اس سے میری بڑی ہمت افزائی ہوئی اور اسی رنگ میں لکھنے کی مزید جرأت بھی ہوئی پھر دیگر کتابیں اسی رنگ میں لکھنے میں جھجک مانع نہیں ہوئی۔

میری کئی پچھلی تحریروں کے پہلے ایڈیشن تقریباً ختم ہیں۔ کئی کتابوں کے دوسرے

ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ میدان بہت محدود ہے۔ دینی ذوق یوں بھی لوگوں میں اتنا عام نہیں۔ پھر دین میں بھی تصوف کی حد بندی پھر تصوف میں بھی وحدت الوجود کی مزید حد بندی اس حصار کو بہت تنگ کر دیتی ہے اور یقیناً بہت محدود حلقہ اس فکر و فلسفہ کا قدردان ہے۔ ان حالات میں اس قسم کے مواد کی اتنی بھی پذیرائی بہت ہمت افزا ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اس ذوق کے علمبردار ہمارے حلقوں میں موجود ہیں۔

کتاب کی ترتیب کچھ یوں ہے کہ میں نے ہر فرض کے متعلق علیٰحدہ علیٰحدہ لکھا ہے جن کو میں نے ''اسرار'' کا نام دیا ہے۔ کیونکہ ہر عبادت کے متعلق صوفیانہ نقطۂ نظر پیشِ نظر رہا ہے جن میں یقیناً بعض مقامات ایسے آ گئے ہیں جن کا تعلق ''اسرار'' سے ہے۔ جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں فقہی اور شرعی پہلو کو قطعی نہیں چھیڑا ہے۔ کلمہ طیبہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کی تفصیلات اس میں زیرِ بحث آئی ہیں۔ طہارت اور وضو چونکہ زیادہ تر عبادات کا جزو ہے اس لئے چند سطور اس حوالہ سے بھی لکھی گئی ہیں۔ مگر اس میں بھی فقہی نقطۂ نظر سے پہلو تہی کی گئی ہے اور اس کے بھی باطنی پہلو پر گفتگو کی گئی ہے۔

اختلاف کا حق ہر شخص کو ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر فرد میری تشریحات سے متفق ہو۔ بہرحال میرے خلوص پر شک نہیں کیا جانا چاہیے۔ یہ ضرور واضح کرنا چاہتا ہوں اور شاید یہ بات پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ یہ سب تشریحات خود ساختہ نہیں ہیں بلکہ بزرگوں اور مستند صوفیائے کرام کی تعلیمات سے ماخوذ ہیں۔

میں بہرحال بشر ہوں۔ لغزش اور کوتاہی جس کا فطری تقاضا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ جو غلطیاں اور کوتاہیاں نظر آئیں مجھ سے منسوب فرمائیں اس لئے کہ میرا علم بہت محدود ہے۔ من آنم کہ من دانم۔ بزرگوں کی کاسہ لیسی اور نعلین برداری کے طفیل اگر کسی قسم کی تھوڑی سی معلومات ہو جائے تو ہمہ دانی کا دعویٰ کبر و نخوت ہے۔

جمالِ ہم نشیں در من اثر کرد
وگر نہ من ہماں خاکم کہ ہستم

(میرے ہم نشیں کے جمال کا اثر مجھ پر ہوا۔ ورنہ میں وہی مٹی ہوں جو تھی)

جن بزرگوں کے حوالوں سے یہ کتاب مزّین ہے ان کو بری الذمہ سمجھیں۔ میری فہم کا نقص یا تعبیر کا غلط انداز ممکن ہے ان کوتاہیوں کا ذمہ دار ہو۔

آخر میں قارئین کرام سے دعا کا طالب ہوں۔

پہلے ایڈیشن کی طباعت کے جملہ اخراجات جناب محمد سلیم خانصاحب اختیاری نے برداشت کئے تھے۔ میں ان کا شکر گزار ہوں۔ اِس ایڈیشن کا سارا بار محمد اویس انصاری نے اپنے سر لیا ہے۔ کمپوزنگ اور طباعت کے صبر آزما مراحل بدستور محمد رفیق اللہ عرف رضی انصاری نے طے کئے ہیں۔ اویس، رضی انصاری کے بیٹے ہیں اور رضی سلمہ میری پھوپی زاد بہن کے نواسے ہیں۔ ان دونوں باپ بیٹوں کی محبت اور کاوش نے میرے خیالات کو اس کتاب کی صورت بخشی۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو دنیا اور آخرت میں سرخرو رکھے۔

خاکپائے فقرائے کرام
ڈاکٹر میرزا اختیار حسین المتخلّص بہ کیف نیازی غفرلہٗ